مزارِ تاجؔور پر چند لمحے

جگن ناتھ آزؔاد

اے دل! فدائے جلوۂ ہر دشت و ہر چمن
کس رنگ میں ہے آج تری محفلِ کہن

تنہا جو اپنی ذات میں تھا ایک انجمن
خاموش اب ہے خاک میں وہ بلبلِ سخن

اب اُس کے یادگار ترانوں کا ذکر کیا
ماضی کے دل نواز فسانوں کا ذکر کیا

اے دل نہ چھیڑ دورِ گزشتہ کا ماجرا
قصّہ سنوں تمام نہیں مجھ میں حوصلہ

تو اتفاق سے جو یہاں تک ہے آ گیا
آنسو وفورِ شوق میں اس خاک پر گرا

اے دل! یہاں ہے خاک میں پنہاں اک انجمن
یہ ہے مزارِ تاجؔورِ کشورِ سخن

اے رہنمائے قافلۂ شعرالسّلام
اے زندہ دارِ ولولۂ شعرالسّلام

مجھ میں ہے تجھ سے حوصلہ شعرالسّلام
آساں تجھی سے مرحلہ شعرالسّلام

غُنچے کو اک نگاہِ محبت سے پُھول کر
آزؔاد کا سلامِ عقیدت قبول کر

رُوحِ تاجوؔر کی آواز

تو جو پھر لاہور میں وارد ہوا ہے اے جگن[1]
نکہتِ گُل لوٹ کر آئی ہے پھر سوئے چمن

آج اپنے دیس میں آنا مبارک ہو ترا
اس فضا میں نغمے برسانا مبارک ہو ترا

دَورِ کہنہ کا فساد و عصرِنو کی داستاں
پُھول ہے کس باغ کا تو جا کے مہکا ہے کہاں

اے پسر! اے نوجواں! اے مثلِ پیراں پختہ کار
لیلیٰ شعر و سخن کی محفلوں کے رازدار

فیض گو تو نے اُٹھایا ہے مرے افکار سے
دل ترا وابستہ ہے اقبال کے اشعا سے

اے پسر! یہ ہے ترے حق میں دعائے تاجوؔر
فکر ہو تری مصافِ دہر میں سینہ سپر

تا قیامت دل ترا تاثیر کا مسکن رہے
ہاتھ میں اقبال کے افکار کا دامن رہے

روشنی اقبال کے افکار کی، اشعار کی
ہر گھڑی ہو رہنما تیرے دلِ بیدار کی

نغمۂ اقبال تجھ پر کیف برساتا رہے
تو اسی نغمے کی دُھن پر ناچتا گاتا رہے

گلشنِ لاہور کے پُھولوں کی اے رنگیں بہار
گلستانِ ہند کی تجھ کو فضا ہو سازگار

اس طرح ہندوستاں میں ہو ترا نغمہ بلند
طول و عرضِ ہند تیری ذات سے ہو ارجمند

یہ نئی دنیا تری یہ خطۂ گنگ و جمن
یہ دیارِ بُدھ یہ گاندھی یہ نہرو کا وطن

گلستانِ علم و حکمت کا دہکتا پُھول ہے
مہرواُلفت کا محبت کا مہکتا پُھول ہے

1. علامہ تاجوؔر مرحوم مجھے بالعموم اسی نام سے پکارتے تھے۔

یہ نئی دنیا تری تہذیب کی ہے انجمن
دیکھ پاکیزہ رہے اس انجمن کا بانکپن

آج داخل ہے یہ محفل ایک نازک دور میں
اِک تغیّر سا ہے اس کی زندگی کے طَور میں

بے توازن سا نظر آتا ہے آج اس کا سرور
ظلمتیں بھی جادہ پیما ہیں یہاں ہمراہِ نُور

سرپھرے بھی اس میں ہیں کچھ نیک انسانوں کے ساتھ
چند دیوانے بھی ہیں موجود فرزانوں کے ساتھ

آج بھی کچھ کچھ نظر آتی ہے ایسوں کی نمود
ناگوار جن کو تھا گاندھی سے انساں کا وجود

اے کہ ہے محرومؔ کا اخلاق سرمایہ ترا
ان فضاؤں سے بہت اونچا رہے پایہ ترا

ہو کشادہ اپنے والد کی طرح تیری نظر
تنگیِ دل کی کدورت سے تُو دُور تر

پستیِ افکار تیرے دل کے مسکن میں نہ ہو
''ناروداری کا کانٹا تیرے گلشن میں نہ ہو''

ہو ترے شایانِ شاں تیرا ہر اک اندازِ فکر
دے صدا ہرگز کدورت کی نہ تیرا سازِ فکر

جانتا ہوں میں تعصب سے بہت بالا ہے تو
اس زمانے میں بہت ارفع بہت اعلیٰ ہے تو

پھر بھی رستے سے بھٹک جاتے ہیں اکثر نوجواں
جوش کے ہاتھوں میں دے دیتے ہیں جب اپنی عناں

نعرہ بازی رہنما بنتی ہے جب انسان کی
آبرو ہوتی ہے رسوا دہر میں ایمان کی

گرچہ تجھ پر نعرہ بازی کا اثر کچھ بھی نہیں
جاہلوں کی فتنہ سازی کا اثر کچھ بھی نہیں

پھر بھی لازم ہے کہ تو اس امتحاں کے دور میں
ہو بہت محتاط اپنی زیست کے ہر طور میں

تنگیِ دل کی طرف ممکن نہ ہو تیرا گزر
دیکھ حرف آنے نہ پائے خانداں کی لاج پر

اور وضاحت امتحان کی یہ ہے اے میرے عزیز
اے مرے نورِ نظر! اے نوجوانِ با تمیز

ہند میں مسلم کو بیگانہ کوئی کہنے نہ پائے
یہ غلط بنیاد افسانہ کوئی کہنے نہ پائے

اِس طرح مسلم رہے ہندوستاں کی گود میں
جس طرح رہتا ہے بچّہ اپنی ماں کی گود میں

بربریت کا زمانہ ہند میں واپس نہ آئے
خون آلودہ ترانہ ہند میں واپس نہ آئے

1. آزاد صاحب کے والدِ مرحوم تلوک چند محروم

بھیڑیے پھرنے نہ پائیں آدمی کے بھیس میں — آبرو مسلم کی ہو محفوظ تیرے دیس میں
بے خطر ہو جان بھی مسلم کی اور ایمان بھی — مال بھی اس کا حفاظت میں ہو اس کی آن بھی
یہ تحفظ ہو تو پھر اس کی وفاداری کو دیکھ — دیکھ اس کے خون سے پھیر اس کی گُلکاری کو دیکھ
جان لڑادے گا یہ خود ہندوستاں کے واسطے — جس طرح مِٹتا ہے بلبل گلستاں کے واسطے
یہ سراسر پیکرِ جذبات ہے، دیوانہ ہے — شمع ہو اخلاص کی روشن تو یہ پروانہ ہے
اس طرح مرتا ہے یہ جذب وفا کے نام پر — عورتیں جس طرح مرتی ہیں حیا کے نام پر
اس کی فطرت سے پرے ہیں عصرِ نو کے جوڑ توڑ — اس کو اپنا کہہ تو پھیر جس طرح چاہے اس کو موڑ
شرط صرف اتنی ہے اس کو اس قدر احساس ہو — بس یقیں کا اس قدر سرمایہ اس کے پاس ہو
اس وطن میں اک حقیقت ہے یہ افسانہ نہیں — یہ اسی گلشن کا ہے اک پُھول بیگانہ نہیں
ہاں تو مقصد اس قدر ہے بس مری تقریر کا — مدّعا واضح ہو تیرے عالمِ تحریر کا
تیرا نغمہ فکر کی دنیا میں آوارہ نہ ہو — آسمانِ غم کا ثابت ہو سیارہ نہ ہو
مقصدِ اعلیٰ ترے نغمے سے وابستہ رہے — اپنے دل میں سوچ لے اچھی طرح جو کچھ کہے
تیرا نغمہ زندگی کے درد سے معمور ہو — ظلمتوں کو چیرتا جائے سراپا نُور ہو
پُھول کی خوشبو لطافت میں ہو تیزی میں کٹار — تیرا نغمہ ہو گلستانِ محبت کی بہار
اس بہارِکیف پر بھی یہ قوی ہو اس قدر — ارتقا کے ہاتھ اس نغمے سے ہوں مضبوط تر
کیوں کہ ان ہاتھوں سے وابستہ ہے مسلم کا وقار — عظمتِ ہندوستاں کے ہیں یہی سرمایہ دار
لیکن اے آزادؔ تُو جانے سے پہلے ایک بار — اپنے نغمے سے کر اس ماحول کو پھر کیف بار
جس سے میرے کان مدت تک رہے ہیں آشنا — پھر سنا اک بار وہ 'تضمیں' فرمانِ خدا

فرمائش پر آزاد کی نغمہ سرائی

فرمانِ خدا فرشتوں سے

محتاج و غنی میں جو تفاوت ہے مٹادو   انسان کو انسان کا ہمدرد بنا دو
اربابِ رعونت کو رعونت کی سزا دو   اٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخِ امراء کے در و دیوار ہلادو

پیدا کرو انوارِ عمل روئے زمیں سے   بڑھ کر ہوں چمک میں جو ستاروں کی جبیں سے
تعمیر ہو ایک عالمِ پائندہ یہیں سے   گرماؤ غلاموں کا لہو سوزِ یقیں سے
کنجشک فرومایہ کو شاہیں سے لڑا دو

ہر لب پہ ہو آزادئ کامل کا ترانہ   اس دور میں شاہوں کی حکومت ہے فسانہ
درکار ہے اس قصر کے گرنے کو بہانہ   سلطانئِ جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقشِ کہن تم کو نظر آئے مٹا دو

جب نورِ ازل مژدۂ پیغامِ سحر دے   ظلمت گرِ آفاق میں یوں نوعِ بشر دے
مابین جو پردے ہیں کوئی چاک انہیں کر دے   کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے
پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے اٹھا دو

یہ عالمِ نو جانبِ الحادِ رواں ہے   بے راہروی اس کی تباہی کا نشاں ہے
افزائشِ سامانِ طرب کاہشِ جاں ہے   تہزیب نوی کا گہہِ شیشہ گراں ہے
آدابِ جنوں شاعرِ مشرق کو سکھا دو

تاجورؔ

یہ اے آزادؔ! تیری اک پرانی نظم ہے　　گرچہ اس میں شک نہیں ہے جاودانی نظم ہے
لیکن اب اپنی کوئی تازہ غزل مجھ کو سنا　　تاکہ فنِ شعر میں دیکھوں میں تیرا ارتقاء
نسیم شعلہ بنی اور شاخِ گُل تلوار　　کچھ اس طرح گلستان میں آئی فصلِ بہار

علاّمہ کی دوسری فرمائش پر اشعار

سکوں ملا جو نظر کو تو دل تڑپ اٹھا　　دل و نظر کو بہم مل سکا کبھی نہ قرار
خزاں کو صحنِ چمن سے گئے زمانہ ہوا　　ابھی فضائے گلستاں میں اُڑ رہا ہے غبار
مقامِ وعظ کہاں اور مقامِ راز کہاں　　مقامِ وعظ ہے منبر مقامِ راز ہے دار

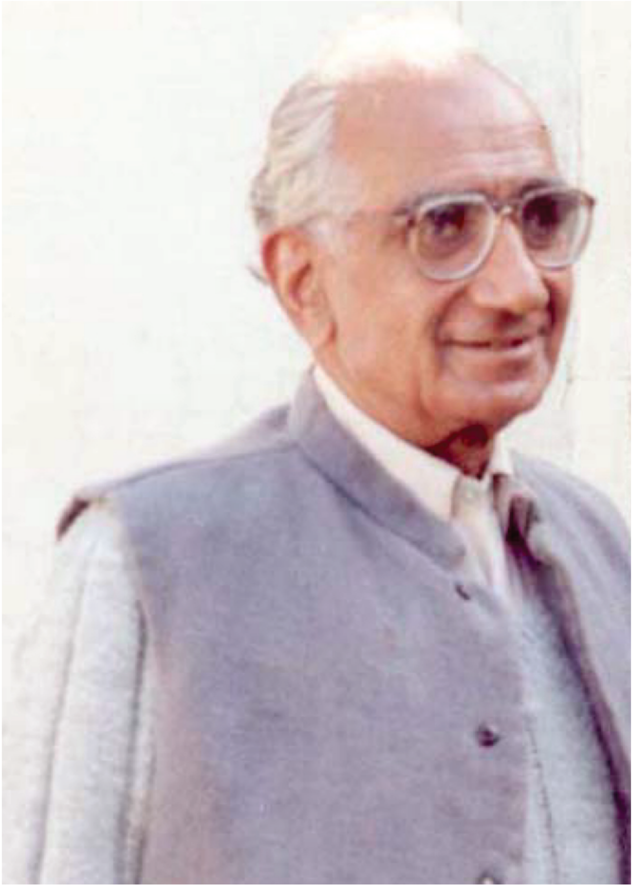

Jagan Nath Azad (1918-2004)

Jagan Nath Azad (1918-2004) was an eminent Indian Urdu poet, academic, and scholar. He is widely acknowledged as a leading authority on Allama Iqbal, (Sir Mohammad Iqbal 1877- 1938). Azad was the author of nearly 70 books that cover diverse genres of Urdu poetry including nazm, ghazal, rubai, naat, biography, and travelogues.

Azad was born in Isa Khel in Mianwali District, Punjab, British India. He was the son of the Urdu poet Tilok Chand Mehroom (1887-1966). Azad completed his undergraduate studies at Gordon College in Rawalpindi where he received his BA. He earned MA Farsi and MoL at the University of the Punjab in Lahore.

The inception of Azad's literary journalism was at the leading Urdu Monthly Adabi Duniya, published in Lahore, under the patronage of its Director, Honourable Justice Sir Abdul Qadir. The Editor of Adabi Duniya, Shams ul Ulema, Professor Allama Tajwar Najibabadi, was instrumental in initiating Azad's inaugural assignment at the journal. Allama Tajwar's intellectual stimulus played an integral role in Azad’s literary disposition in the formative years, palpable both in the rhetorical orientation of his scholarship, and its paradigmatic implications signifying a liberational politics, reconciling primal loyalties with an urge to foster egalitarianism and inter-communal amity. At the time of the Partition of India in 1947, Azad was living in Lahore, and working as a journalist and poet. Quaid e Azam Mohammad Ali Jinnah commissioned Azad with the task of composing Tarana e Pakistan, the first national anthem of Pakistan which was discontinued after 18 months following Mr. Jinnah's demise.

After the Partition of 1947, Azad took up residence in Delhi, securing career posts as Assistant Editor of the Urdu daily Milap, and, later, Editor for Employment News with the Government of India - Ministry of Labor. He also worked in the Ministry of Information and Broadcasting - Publications Division as Assistant Editor (Urdu), and upon promotion in 1955 served as IO (U) in the Ministry of Food and Agriculture, Ministry of Tourism Shipping and Transport, and the Ministry of Works and Housing. Azad worked as the first Public Relations Officer in the Ministry of Home Affairs for the newly created Border Security Force.

On promotion to Deputy Principal Information Officer, Azad joined the Government of India - Press Information Bureau and served in both the New Delhi and Srinagar offices. He remained in Srinagar on promotion to Director of Public Relations in 1973 and retired from the PIB and the Government Service in 1977. Shortly following his retirement from the Government Service in 1977, Azad accepted the position as Head of the Department of Urdu and Professor at the University of Jammu, where he received numerous honors as Dean of the Faculty of Oriental Learning (1980) and Emeritus Fellowship (1984). It is here that Azad produced the translation of Allama Iqbal's Javed Nama and undertook the major task of writing Allama Iqbal's biography (Roodad-e-Iqbal), whilst serving in the roles of President of the Iqbal Memorial Trust (1981-85) and Vice-President (1989), and subsequently President (1993), of the Anjuman Taraqqi-i-Urdu (Hind), a national body for the promotion of Urdu under the Ministry of Human Resource Development, remaining in this office till his demise.

In 1989, Azad was awarded 'Doctor of Literature ' by the University of Kashmir for his contribution to Urdu literature. In 1994, the University of Jammu awarded him 'Doctor of Letters'. The Jammu and Kashmir Urdu Forum in recognition of his achievements conferred on him the title of 'Abroo-e-Adab' in 1997. Azad received the National Unity Award 2001- 02 from Himotkarsh Sahitya Sabskriti Aivam Jan Kalayan Parishad of Kashmir. Azad was the recipient of numerous awards for his contributions to Urdu Literature and work on Allama Iqbal. He received the President of Pakistan's Gold Medal for his services to Urdu literature from the Government of Pakistan. The Government of India bestowed the Award for Services in the Cause of Strengthening Indo-Soviet Cultural Relations. Jagan Nath Azad's impact on the literary circles of India and Pakistan was substantial. Literary organizations including the Ghalib Institute, Ghalib Memorial Society, All India Meer Academy, Iqbal International Congress, Iqbal Memorial Trust, the Urdu Society of Canada, the Houston (Texas) Literary Society, the World Urdu Conference, numerous universities (including the University of Peking (China) have acknowledged his monumental contribution.

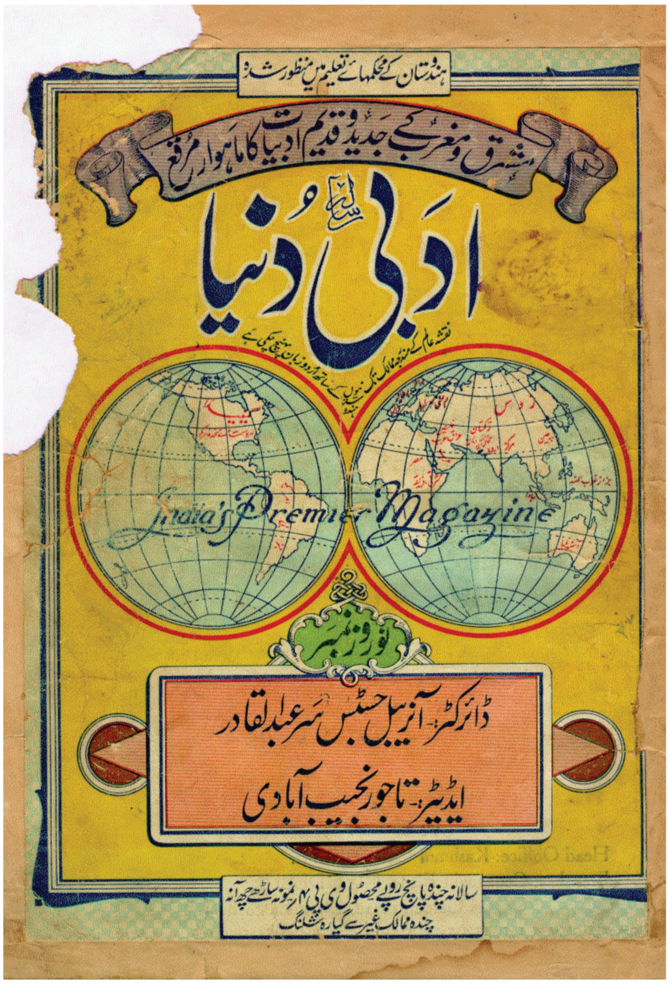

ADABI DUNIYA, 'India's Premier Magazine', NAUROZ NUMBER, 1932 Director: Honourable Justice Sir Abdul Qadir, Editor: Tajwar Najibabadi

Adabi Duniya, Literary World), 'India's Premier Magazine', Nauroz Number, 1932

'Approved by the Hindustani Department of Education,
A monthly magazine of Ancient and Modern Eastern and Western Literature, ADABI DUNIYA (Literary World).
(Below the title and just above the two globe-halve:)
'The Urdu Language has arrived, with Hindustanis, in the below indicated countries on the map. India's Premier Magazine Nauroz Number
Director, Honourable Justice Sir Abdul Qadir Editor, Tajwar Najibabadi
Annual subscription price: 5 Rupees Single Copy: Six and a half Annas
Price in Foreign countries: Eleven Shillings Date: 1932

Source:

Mazar e Tajwar Par Chand Lumhay
Shahkaar Research Hub Archive

http://www.lib.uchicago.edu/e/su/southasia/ad-tp2.gif

http://www.columbia.edu/itc/mealac/pritchett/00routesdata/1900_1999/iqbal/adabidunya/adabidunya.html